نکہت مدار

ترتیب

ابوالحماد محمد اسرافیل حبیبی

ناشر و پیشکش

مدار بک ڈپو

آستانہ زندہ شاہ مدار مکن پور شریف، کانپور (یوپی) انڈیا

MADAARI MEDIA

دم مدار بیڑا پار

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

اس کتاب "نکہت مدار" کے

صفحہ نمبر

6,7,8,12,13,18,32,36,38,40,42,43,46,47

دستیاب نہیں ہوئے

اگر یہ کتاب آپکے پاس مکمل موجود ہے تو ہماری رہنمائی فرمائیں

7900629311 only Whatsapp

Madaarimedia.Com

لیا جو نامِ نبی کائنات جھوم اٹھی

(علامہ ادیب مکن پوری)

کیا جو ذکرِ نبوت حیات جھوم اُٹھی
لیا جو نامِ نبی کائنات جھوم اُٹھی

اُٹھی نقاب تو والشمس دن پکار اُٹھا
کھلے جو گیسوئے احمد تو رات جھوم اُٹھی

ہمارا حالِ پریشاں بھی اک قیامت تھا
حضور کی نگہہِ التفات جھوم اُٹھی

مٹے جو اُن پہ وہ ہستی فنا نہیں ہوتی
یہ سُن کے زندگیِ بے ثبات جھوم اُٹھی

اُداس فطرتِ عصیاں تھی خوفِ محشر سے
سُنی جو رحمتِ عالم کی بات جھوم اُٹھی

وہ روح جس کو ازل سے تھی حسرتِ طیبہ
عذابِ زیست سے پا کر نجات جھوم اُٹھی

حضور دیکھ رہے ہیں جو یہ ہوا محسوس
ادیبِ عشق کی ہر واردات جھوم اُٹھی

*

متفرق اشعار

(ادیب مکن پوری)

مدینے میں رتبہ جہاں میں سوا ہے مدینہ دیارِ حبیبِ خدا ہے
مدینہ مری آرزوؤں کی جنت مدینہ مرے شوق کی انتہا ہے

(ساقی مکن پوری)

نبی کا ذکر کروں تو زبان خوشبو دے جہاں پہ ذکرِ نبی ہو مکان خوشبو دے
نصیب ہو جو پسینہ شہِ دوعالم کا تو ایک فرد نہیں خاندان خوشبو دے
بکھیر دیں جو فضاؤں میں اپنی زلفوں کو زمین جھوم اٹھے آسمان خوشبو دے
شمیم عشق محمد کی عطر بیزی سے بلال جیسی اگر ہو، اذان خوشبو دے

(ادیب مکن پوری)

جس کا تلوا بھی قمر جیسا ہے وہ بشر کب ہے؟ بشر جیسا ہے
جو کہے اپنا سا حیرت نہ کرو ویسا آئے گا نظر جیسا ہے

(ادیب مکن پوری)

تجھی سے عشق نبی کا ہمیں جنون ملا تری رگوں میں ہمیں فاطمہ کا خون ملا
عجب اثر ہے ترے نام میں خدا کی قسم اِدھر مدار کہا اور اُدھر سکون ملا

(ادیب مکن پوری)

صراطِ عشق میں کتنا بڑا مقام لیا ادیبؔ خوش ہوں کہ ہوش و خرد سے کام لیا
ازل میں سامنے لائے گئے جو راہنما تو میں نے دامن قطب المدار تھام لیا

منقبت شریف

(ریحان احمد شرر مکن پوری)

ذہن و دل کا یہی مشورہ ہے آؤ چل کر مکن پور دیکھیں
آمدِ عرسِ شاہ ولا ہے آؤ چل کر مکن پور دیکھیں

تابِ دیدار ہو زائرو! تو روضۂ پاکِ قطبِ دوعالم
مرکزِ نورِ خیرالوریٰ ہے آؤ چل کر مکن پور دیکھیں

بارگاہِ مدارِ جہاں سے روضۂ پاکِ خیرالوریٰ تک
چند ہی گام کا فاصلہ ہے آؤ چل کر مکن پور دیکھیں

کشورِ ہند کی سرزمیں پر روضۂ پاکِ قطبِ دوعالم
سبز گنبد کا جو آئینہ ہے آؤ چل کر مکن پور دیکھیں

لوٹتا ہی نہیں کوئی خالی مانگنے والو! جس آستاں سے
وہ جو دربار بحرِ سخا ہے آؤ چل کر مکن پور دیکھیں

نام آتے ہی اُن کا لبوں پر ہو گیا پار بیڑا بھنور سے
یہ جو فیضانِ قطب الوریٰ ہے آؤ چل کر مکن پور دیکھیں

اے شررؔ وسعت دو جہاں میں عاشقانِ مدارِ جہاں کو
اک مقامِ شرف مل گیا ہے آؤ چل کر مکن پور دیکھیں

○

مدینے کی گلیاں

(علامہ ادیب رائے پوری)

ایک دیوانہ اور پاؤں اُس پر دھرے آ چومنے جس خاک نے مصطفےٰ کے قدم
یہ مدینے کی گلیاں ہیں اے میرے دل چل یہاں اپنے سر کو بنا کے قدم

ساتھ تابِ نظر بھی نہ کچھ دے سکی کام آئے نہ فکرِ رسا کے قدم
صرف اذنِ حضوری کا اعجاز تھا پہنچے منزل پہ جو بے نوا کے قدم

باادب اے تمنائے دیدہ وری ہوشیار اے تقاضائے دیوانگی
کانپتے ہیں حضوری میں سرکار کی ساکنِ سدرۃ المنتہیٰ کے قدم

خاک پر خونِ اطہر سے گلکاریاں اور نمودِ بہاراں کی لب پر دُعا
ارضِ طائف سے پوچھو کہ کس شان سے اُٹھ رہے تھے حبیبِ خدا کے قدم

ارتقائے بشر کی حسیں داستاں بزمِ عالم میں دہرائی جاتی ہے جب
سر جھکا کر فرشتوں کی معصومیت چوم لیتی ہے خیر الوریٰ کے قدم

اب کسی راہ رو کو پئے رہروی منتِ رہنما کی ضرورت نہیں
منزلِ زندگی کے ہر اک موڑ پر ثبت ہیں خاتمِ انبیاء کے قدم

کتنی دشوار تھی راہِ صبر و رضا مرحبا عاشقانِ حبیبِ خدا
تھک گئے خود جفاؤں سے اہلِ جفا رک پائے نہ لیکن وفا کے قدم

اے صبا تیرے صدقے مری خاک کو راہِ طیبہ میں لے جا کے برباد کر
میری عقبیٰ سنور جائے گی جو کہیں پڑ گئے عاشقِ مصطفےٰ کے قدم

ان کا بحرِ کرم دیکھ کر جوش میں اُٹھ کے دل سے فغاں لب پہ آئی مگر
پڑ گئی اپنی جب خامیوں پر نظر ڈگمگانے لگے التجا کے قدم

بحرِ ہستی کی امواج برہم ادیب ہم کو دکھلا نہیں سکتیں آنکھیں کبھی
ہم ہیں اُن کے ذرا سے اشارے میں جو روک دیتے ہیں سیلِ بلا کے قدم

مدینے کی ہوا

(علامہ ادیب رائے پوری)

یا رب مجھے وہ نعت کی توفیق عطا ہو
جو رتبۂ آقا سے نہ کم ہو نہ سوا ہو

بے سود ہے ہر ایک دوا ہو کہ دُعا ہو
وہ دیکھ لیں بیمار کی جانب تو شفا ہو

مالک مجھے صحرائے مدینہ بھی عطا ہو
جو خاک اُڑانا ہی مقدر میں لکھا ہو

برپائی محشر کا سبب ہم تو یہ سمجھے
خلقت پہ عیاں عظمتِ محبوبِ خدا ہو

سرکار اُٹھائیں گے کرم پاش نگاہیں
اے دردِ جگر اور سوا اور سوا ہو

پہنچا دیا اُس نے مجھے دربارِ نبی تک
اللہ مرے دردِ محبت کا بھلا ہو

سختی وہ قیامت کی وہ میزان وہ پرسش
سرکار اگر رحم نہ فرمائیں تو کیا ہو

ان پاک کھجوروں کے درختوں سے لپٹنا
جب تیرا مدینے سے گذر بادِ صبا ہو

باقی ہے ادیب اب تو یہی آخری حسرت
جب خاک اُڑے میری مدینے کی ہوا ہو

بابِ کرم

(علامہ ادیب مکن پوری)

دل سے احمد کا جب سلسلہ مل گیا
زینۂ بامِ عرشِ خدا مل گیا

مل گیا میرا وجہِ دُعا مل گیا
سایۂ دامنِ مصطفٰے مل گیا

منزلِ لامکاں اور پائے بشر
درک کو اک نیا راستہ مل گیا

مٹ گئی دل سے فکرِ جزا و سزا
تیرا بابِ کرم جب کھُلا مل گیا

تو مجھے کیا ملا اے درِ مصطفٰے
مجھ کو میری طلب سے سوا مل گیا

آج دیوانوں کا کچھ عجب حال ہے
ذکرِ احمد میں کیا جانے کیا مل گیا

میری آنکھوں سے جلوے برسنے لگے
شوقِ دیدِ نبی کا صلہ مل گیا

عدلِ داور سے گھبرا گیا تھا مگر
رحمتوں کا تری آسرا مل گیا

اور کیا چاہیئے جب تجھے اے ادیب
کیفِ عشقِ حبیبِ خدا مل گیا

*

زمیں پہ صنعتِ حق کا کمال دیکھا ہے
فلک پہ جذبۂ الفت کا حال دیکھا ہے

ستارو! آؤ تمہیں رکھ لوں اپنی آنکھوں میں
کہ تم نے روئے نبی کا جمال دیکھا ہے

جب ذکر مدینے کا کیا جانے نیا ہے

(علامہ ادیب کمن پوری)

کیا حشر ہے کیا قصۂ انعام و سزا ہے ہوگا وہی جو مرضیِ محبوب خدا ہے
حیراں ہیں ملک عرش قدم چوم رہا ہے کیا شان تری صاحب لولاک لما ہے
ایمان کا ماحول عقیدت کی فضا ہے غنچوں کے لبوں پر بھی درودوں کی صدا ہے
غربت پہ کرم کرنا ہی خالق کی رضا ہے یہ ذہن تو سرکار کی سیرت سے ملا ہے
کیا لطف و کرم حشر میں اے صلِ علیٰ ہے ہر اُمتی اوڑھے ہوئے رحمت کی ردا ہے
سرکار کا چہرہ ہے کہ والشمس کی تفسیر زلفیں ہیں کہ چھائی ہوئی رحمت کی گھٹا ہے
ہے کتنا معطر قدِ رعنائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اصحاب نے خوشبو سے انہیں ڈھونڈ لیا ہے
جس خاک کو ہے پائے رسالت نے نوازا وہ خاک قدم سرمۂ اربابِ وفا ہے
گذری ہوئی صدیاں بھی نہیں ہیں اثر انداز جب ذکر مدینے کا کیا جانے نیا ہے
تو محرمِ اسرار تو ہی شاہدِ اقرأ کیا رفعتِ تقدیر ترئی غارِ حرا ہے
لگتا ہے قریب آ گئے ہم شہرِ نبی کے جذبات کی دنیا میں قیامت سی بپا ہے
گھبراؤ نہ اے عاصیو! وہ اس کی دہائی جو اسمِ گرامی درِ جنت پہ لکھا ہے
تو روک نہ پائے گی مجھے گردشِ ہستی سرکار نے طیبہ میں مجھے یاد کیا ہے
ہر در سے جہاں پائے گا فیضانِ رسالت پھیلا ہوا اک سلسلۂ اہلِ ولا ہے

لے آئی ہے جو گنبدِ خضریٰ کی بلائیں
اترائی ادیب آج بہت موجِ صبا ہے

فیض کا دریا

(سید ذوالفقار علی قمر مدارنی)

تمام عمر کی وہ راحتوں پہ بھاری ہیں — نبی کی یادیں جو [illegible]
اداسیاں دلِ غریب پہ جو طاری ہیں — خبر لو آقا کہ ہم زندگی سے ہاری ہیں
درِ حضور پہ آئے ہیں ہاتھ پھیلائے — کرم کی بھیک عطا ہو کہ ہم بھکاری ہیں
ہماری سمت بھی سرکار اک نگاہِ کرم — کہ ہم سے روٹھ گئیں قسمتیں ہماری ہیں
غریب دل کی کوئی دھڑکنوں کو کیا جانے — یہ دھڑکنیں تو حبیبِ خدا کو پیاری ہیں
کبھی تو صبحِ مدینہ نصیب ہوگی ہمیں — سیاہ راتیں اسی آس میں گزاری ہیں
جہاں کہیں سے ہے ملتا انہیں کا صدقہ ہے — انہیں کے فیض کا دریا جہاں میں جاری ہے
نثار آپ کے قدموں پہ رفعتِ کونین — کہ جس پہ سایہ فگن رحمتیں تمہاری ہیں

بہارِ خلد بھی اس کی نظر میں ہے لیکن
تمہارے دیس کی گلیاں قمر کو پیاری ہیں

*

خالق مجھے مخلوق کا سلطاں نہ بناتا
اعزازِ خودی بخش کے ذیشاں نہ بناتا
جس خاک نے بوسے لئے نعلین نبی کے
وہ خاک بناتا مجھے انساں نہ بناتا

کہانی مری کس قدر مختصر ہے

(شہرت ادیب)

کبھی عرش پر ہے کبھی فرش پر ہے
تلاشِ محمد ﷺ میں میری نظر ہے

جبیں اب ہے اور آپ کا سنگِ در ہے
عبادت مری کس قدر معتبر ہے

جو ہے ہند میں جسمِ خاکی تو کیا غم
مری روح کا تو مدینے میں گھر ہے

محمد ﷺ ہی اول محمد ﷺ ہی آخر
کہانی مری کس قدر مختصر ہے

بدلتی محبت سے ہے یوں عداوت
جمالِ نبی پر نگاہِ عمر ہے

عیاں اُس پہ ہے کن فکاں کی حقیقت
یہ آئینہ شہکارِ آئینہ گر ہے

فدائے جمالِ محمد ﷺ ہوں شہرت
مری زندگی مدحِ خیرالبشر ہے

*

دانہ دانہ مرے حضور کا ہے

(شہرت ادیب)

ہر زمانہ مرے حضور کا ہے
کیا ٹھکانا مرے حضور کا ہے

بابِ رحمت زمانے بھر کیلئے
آستانہ مرے حضور کا ہے

سچ تو یہ ہے کہ حق دو عالم پر
مالکانہ مرے حضور کا ہے

گردشِ دہر کا نہیں پابند
آنا جانا مرے حضور کا ہے

ہے لہو رویا ظلم بھی جس پر
مسکرانا مرے حضور کا ہے

رزق دیتا خدا ہے ان کے طفیل
دانہ دانہ مرے حضور کا ہے

دشمنِ جاں کے ساتھ بھی انداز
مشفقانہ مرے حضور کا ہے

پل میں جو زلفِ دہر سلجھا دے
ہاں وہ شانہ مرے حضور کا ہے

خوف کیا حشر کا کہ سایہ فگن
شامیانہ مرے حضور کا ہے

بہر امت بنا جو کشتیِ نوح
وہ گھرانا مرے حضور کا ہے

فاطمہ و علی حسین و حسن
یہ گھرانا مرے حضور کا ہے

کرنا آلِ نبی سے حسنِ سلوک
مخلصانہ مرے حضور کا ہے

کافی تسکین دل کو اے شہرت
یاد آنا مرے حضور کا ہے

عرشِ بریں پر لکھا ہوا ہے میرے نبی کا نام

(شہرت ادیب)

اتنی عظمت والا کہاں ہے اور کسی کا نام
عرشِ بریں پہ لکھا ہوا ہے میرے نبی کا نام

اُن کا ذکرِ پاک ہے میرے دردِ دل کا درماں
اُن کے غم کو دے رکھا ہے میں نے خوشی کا نام

خود بھوکا رہ کر بھوکوں کی جس نے بھوک مٹائی
یاد رہے گا سارے جہاں کو ایسے سخی کا نام

میرے نبی کی انگلیوں سے پھوٹ پڑے جب چشمے
بھول گئے ہیں سارے صحابہ تشنہ لبی کا نام

آتا ہے فہرستِ صحابہ میں سب سے پہلے
صدیق و فاروق و عثمان اور علی کا نام

اُن کے در کا ذرہ ذرہ ہے رشکِ کونین
جنت بھی ہے فخر سے لیتی اُن کی گلی کا نام

ہر اک کی قسمت میں کہاں تھی شہرت یہ معراج
آقا کے بستر پہ لکھا تھا صرف علی کا نام

رحمت ہوتو ایسی ہو

(شہرت ادیب)

والشمس کہے خالق صورت ہو تو ایسی ہو
قرآن گواہی دے سیرت ہو تو ایسی ہو

اک پیکرِ خاکی ہے قوسین کی منزل میں
جبرئیل کو حیرت ہے رفعت ہو تو ایسی ہو

ہے سایہ فگن سب پر دامانِ کرم اُن کا
محروم نہیں کوئی رحمت ہو تو ایسی ہو

ارشاد جو فرمایا وہ کر کے بھی دکھلایا
ہیں قول و عمل یکساں وحدت ہو تو ایسی ہو

طیبہ کی زمیں تجھ کو آقا نے نوازا ہے
عظمت ہو تو ایسی ہو قسمت ہو تو ایسی ہو

سب کچھ ہے انہیں ممکن، ہیں مالک کل لیکن
باندھے ہوئے پتھر ہیں غربت ہو تو ایسی ہو

سب تجھ کو سمجھتے ہیں مداحِ نبی شہرت
آقا کے غلاموں میں شہرت ہو تو ایسی ہو

*

ہم خانۂ خدا کو مدینہ بنائیں گے

(محضرؔ مکن پوری)

دل کو طوافِ گنبدِ خضریٰ سکھائیں گے
ہم خانۂ خدا کو مدینہ بنائیں گے

رسوا نہ ہونے دیں گے وہ میدانِ حشر میں
دامن میں ہم کو رحمتِ عالم چھپائیں گے

مشکل ہے نعت گوئی مگر یہ یقین ہے
آقا سنبھال لیں گے جو ہم ڈگمگائیں گے

ہر لب پہ ہوگا تحفہ درود و سلام کا
نعت رسولِ پاک جو ہم گنگنائیں گے

جب تک سوار دوش رہیں گے حسین پاک
سجدے سے سر نہ رحمتِ عالم اٹھائیں گے

ہنس ہنس کے جان دیتا ہے دیوانۂ رسول
جب سے سنا ہے قبر میں سرکار آئیں گے

پہنچے گا یہ بھی پاک کھجوروں کے سائے میں
محضرؔ کے بھی نصیب کبھی جگمگائیں گے

*

ہم فقرِ ابوذر کی طرف دیکھ رہے ہیں

(مصباح مکن پوری)

سرکار کے کب در کی طرف دیکھ رہے ہیں
ہم اپنے مقدر کی طرف دیکھ رہے ہیں

ہم مالکِ کوثر کی طرف دیکھ رہے ہیں
پیاسے ہیں سمندر کی طرف دیکھ رہے ہیں

آدم ہوں براہیم ہوں موسیٰ ہوں کہ عیسیٰ
سب شافعِ محشر کی طرف دیکھ رہے ہیں

یہ ارض و سماء اور یہ مہر و مہ و انجم
اُن کے رُخِ انور کی طرف دیکھ رہے ہیں

مالک کوئی پھر بھیج ابابیلوں کا لشکر
اغیار ترے گھر کی طرف دیکھ رہے ہیں

دنیا ہے امارت کی طرف محوِ نظارہ
ہم فقرِ ابوذر کی طرف دیکھ رہے ہیں

لگتا ہے کہ مصباح شہنشاہِ دوعالم
مجھ طائرِ بے پر کی طرف دیکھ رہے ہیں

*

ان کے کرم کے صدقے بنا کیا کیا آدمی

(مصباح مکن پوری)

کہتا ہے نور والے کو اپنا سا آدمی
کس درجہ گر گیا ہے یہ مٹی کا آدمی

رکھتا سدا جو اسوۂ سرکار پر نظر
واللہ پھر یہ آدمی بن جاتا آدمی

صدیق و عادل و غنی مولائے کائنات
ان کے کرم کے صدقے بنا کیا کیا آدمی

حیراں ہے دیکھ دیکھ کے جبریل سا ملک
عظمت سمجھ سکے تری کیا مجھ سا آدمی

ہوتی اگر نگاہ میں صلح حدیبیہ
ہر مسئلہ سلیقے سے سلجھاتا آدمی

معراج مصطفائی کا پہنے ہوئے لباس
قوسین کے مقام تلک پہونچا آدمی

ہوتا اگر نہ چہرۂ سرکار سامنے
کتنا اندھیری قبر میں گھبراتا آدمی

مصباح ان پہ پڑھتا رہے اگنست درود
چاہے اگر نجات کا پروانہ آدمی

مصطفےٰ صلِّ علیٰ

(مصباح مکن پوری)

آپ ہیں ختم رسل آپ ہیں محبوبِ خدا مصطفےٰ صلِ علیٰ صلِ علیٰ صلِ علیٰ
مشک و عنبر ترے تلووں کا غسالہ مانگیں
چاند سورج رُخِ روشن سے اُجالا مانگیں
زلف واللیل سے شرمائے ہے ساون کی گھٹا مصطفےٰ صلِ علیٰ صلِ علیٰ صلِ علیٰ
تیرے سر پر ورفعنا لکَ ذکرک کا تاج
انبیاء پیش کریں تجھ کو عقیدت کا خراج
ترے تلووں سے ملے آنکھیں مکینِ سدرہ مصطفےٰ صلِ علیٰ صلِ علیٰ صلِ علیٰ
دشمنوں پر بھی یہ الطاف و کرم کیا کہنا
آج انگشت بدنداں ہے ستم کیا کہنا
تو نے زخموں کے عوض دی ہے ہدایت کی دُعا مُصطفےٰ صَلِ علیٰ صلِ علیٰ صلِ علیٰ
باعثِ فخرِ رُسل نازشِ یزداں تم ہو
یا نبی مصحفِ قرآن کا عنوان تم ہو
تم ہی مدثر و مزمل و یٰسیں طٰہٰ مصطفےٰ صلِ علیٰ صلِ علیٰ صلِ علیٰ
لَو لگائے ہوئے ہے آپ سے مصباح ولی
اس کی جانب بھی ہو سرکار نظر رحمت کی
پرتوِ نورِ ازل شمعِ شبستانِ حرا مصطفےٰ صلِ علیٰ صلِ علیٰ صلِ علیٰ

جہل کی نبضیں چھوٹ گئیں

(مصباح مکن پوری)

ہر جانب ہے نور کی برکھا جگمگ ہے سنسار وہ آئے نبیوں کے سردار (۲)

کفر و ضلالت کا دم ٹوٹا جہل کی نبضیں چھوٹ گئیں
جو سچائی کو جکڑے تھیں وہ زنجیریں ٹوٹ گئیں

حق کو ملی ہے سرافرازی اور باطل کو ہار وہ آئے نبیوں کے سردار (۲)

چاند اشارہ پاکر ان کا ٹکڑوں میں بنٹ جائے
حکم اگر فرماویں تو ڈوبا سورج پھر اُگ آئے

مالک نے دے کر بھیجا ہے ان کو ہر ادھکار وہ آئے نبیوں کے سردار (۲)

مست مست چلتی ہیں ہوائیں گیت خوشی کے گاتی ہیں
جھوم رہی ہے ڈالی ڈالی اور کلیاں مسکاتی ہیں

نیل گگن کے چندہ تارے ہیں ان پر بلیہار وہ آئے نبیوں کے سردار (۲)

پھیلے گی ہر سمت محبت اور نفرت مٹ جائے گی
ظلم کا سر جھک جائے گا اور زلفِ کرم لہرائے گی

پتھر کے بدلے میں ہوگی رحمت کی بوچھار وہ آئے نبیوں کے سردار (۲)

جنت کی دہلیز پہ حوریں نور کے نغمے گاتی ہیں
عرش کے اونچے گنبد تک اُن کی آوازیں جاتی ہیں

کہتی ہے مصباح یہ دل کے تاروں کی جھنکار وہ آئے نبیوں کے سردار (۲)

بے صدا شہنائیاں

(مصباحؔ مکن پوری)

ہیں ڈراتی ہجر کی پرچھائیاں میرے نبی
مار ڈالیں گی مجھے تنہائیاں میرے نبی

بھیگے سُر میں گنگناتی ہیں تری فرقت کا راگ
چشمِ تر کی بے صدا شہنائیاں میرے نبی

اور بڑھ جاتا ہے آقا دردِ مہجوری مرا
چلتی ہیں طیبہ کو جب پروائیاں میرے نبی

میں نے مانا میں تو عاصی ہوں مگر محشر کے دن
کیسے دیکھو گے مری رُسوائیاں میرے نبی

لہلہاتی ہیں جہاں خلدِ بریں کی کیاریاں
مرحبا خضریٰ کی وہ انگنائیاں میرے نبی

چھوٹنے لگتی ہے ہاتھوں سے تمناؤں کی ڈور
بیکسی لیتی ہے جب انگڑائیاں میرے نبی

نعت گوئی کا سلیقہ آ گیا مصباحؔ کو
آپ کی ہیں یہ کرم فرمائیاں میرے نبی

*

مختارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

(محمد سعید اختر پلاموی)

تو ہے مختار دو عالم تری آقائی ہے
تو نے ہی بخشی غلاموں کو پذیرائی ہے

حسن یوسف ترے جلووں کی فقط ایک جھلک
دمِ عیسیٰ ترا اک طورِ مسیحائی ہے

خلق قرآن ترا رحمتِ کُل ذات تری
ہر تجلی ترے پیکر میں سمٹ آئی ہے

خالق کل نے نہ پیدا کیا تجھ سا کوئی
تو ہے یکتا تری ہر چیز میں یکتائی ہے

قدسیِ عرش ہوں یا مہر و مہہ و کاہکشاں
آستاں پر ترے کی سب نے جبیں سائی ہے

نعت کا شغل ہے فیضانِ بدیعی اختر
سنت حق بھی ہے اور سنت آبائی ہے

*

محبت کی دوا

(محمد سعید اختر پلاموی)

دل ہے بیمار محبت کی دوا مانگے ہے
زلفِ محبوبِ دوعالم کی ہوا مانگے ہے

زندگی کی نہ بہاروں کی دُعا مانگے ہے
کوچۂ شہرِ مدینہ میں قضا مانگے ہے

تیری زلفوں سے معطر ہے بہاروں کا مزاج
ہر کلی تیرے تبسم کی ادا مانگے ہے

کشتِ ویراں پہ مری بارشِ رحمت کیلئے
ابرِ باراں ترے کاکُل کی گھٹا مانگے ہے

پاؤں کی دھول سے روشن ہے ستاروں کی جبیں
روئے انور سے ترے چاند ضیا مانگے ہے

ہے جہاں خالق اکبر کی رضا کا طالب
حق تعالیٰ مرے آقا کی رضا مانگے ہے

حشر کی دھوپ ہے اور قہر الٰہی کا جلال
ہر بشر تیری شفاعت کی ردا مانگے ہے

*

سبحان اللہ

خواب ابراہیم کی تعبیر

(ادیب مکن پوری)

شکل میں تخریب کی تعمیر تھی کرب و بلا
آرزوئے حضرتِ شبیر تھی کرب و بلا

نورِ حق سے ظلمتِ باطل کو کھانی تھی شکست
خوابِ ابراہیم کی تعبیر تھی کرب و بلا

بیعتِ فاسق نہ کر کے شہہ نے ثابت کر دیا
مذہبِ اسلام کی تقدیر تھی کرب و بلا

حق کی آنچوں سے جنابِ حُر کو کندن کر گئی
خاک تیری واقعی اکسیر تھی کرب و بلا

خونِ اہلِ بیت سے ہے بڑھ گیا تیرا وقار
ورنہ پہلے کیا تری تقدیر تھی کرب و بلا

چاندنی ماہِ امامت کی تھی بکھری ہر طرف
سورۂ والنور کی تفسیر تھی کرب و بلا

خود بخود کھنچتا چلا آیا جو ابنِ بوتراب
تیری مٹی میں بھی کیا تاثیر تھی کرب و بلا

جو بیاں کرتی رہی ننھے مجاہد کا خلوص
وہ گواہِ جذبۂ بے شیر تھی کرب و بلا

ہر طرف لاشیں کراہیں عالمِ خوف و ہراس
امتحانِ زینبِ دل گیر تھی کرب و بلا

زندگی بھر پھر نہ ٹوٹا رنج و غم کا سلسلہ
پائے عابد کیلئے زنجیر تھی کرب و بلا

کیا مٹا پاتا کوئی ظالم بھلا اس کے نقوش
خون سے لکھی ہوئی تحریر تھی کرب و بلا

تیرے افسانے کو حرف و صوت کی حاجت نہ تھی
بے زبانی بھی تری تقریر تھی کرب و بلا

مٹنے والی آبروئے دین بچانے کو ادیب
سوچئے تو آخری تدبیر تھی کرب و بلا

مقام شبیر

(ادیب سمن پوری)

مدحت آلِ پیمبر ہمہ دانی مانگے — اپنے انداز میں کوثر کی روانی مانگے
حق پرستوں کی جو تاریخ کہانی مانگے — فکر مجھ سے نئے الفاظ و معانی مانگے
ناوکِ جور و جفا تشنہ دہانی مانگے — نوکِ خنجر کسی کڑیل کی جوانی مانگے
ضربِ شمشیر حسینی سے عدو کیا بچتے — ضرب ایسی تھی کہ تلوار بھی پانی مانگے
ظلم، افسانۂ افواجِ یزیدی دہرائے — عدل، ہر واقعہ زینب کی زبانی مانگے
کیوں نہ شبیر کے ماتھے پہ پسینہ آئے — منزلِ صبر جو بھائی کی نشانی مانگے
کوئی بتلاؤ کہ لائے تو کہاں سے لائے — پاسِ آداب جو عباس کا ثانی مانگے
یہ سمجھنا ہو اگر کیا ہے مقامِ شبیر — کوئی قرآن کی اعجاز بیانی مانگے

کربلا کے جو ہر اک ذرہ میں ملتی ہے ادیب
ظلمتِ قبر وہی نورِ فشانی مانگے

*

جمالِ نورِ ازل کو حسین کہتے ہیں — جلالِ دین کے بل کو حسین کہتے ہیں
زوالِ فکر و عمل پر ہے ثبت نامِ یزید — کمالِ فکر و عمل کو حسین کہتے ہیں

انقلابِ زندگی

(ادیب مکن پوری)

روئے باطل سے اُلٹنے کو نقابِ زندگی
ڈوب کر نیزے پہ اُبھرا آفتابِ زندگی

تو نے اے شبیر سمجھایا ہے مفہومِ حیات
مردہ دل لوگوں پہ برسا کر سحابِ زندگی

وہ ترا ہی آخری پیغام تھا زہرا کے لال
جس کا ہر نکتہ مکمل ہے کتابِ زندگی

کر رہے ہیں آج بھی روشن جبینِ کائنات
کربلا تیرے نجوم و ماہتابِ زندگی

بارآور ہو نہ پائی کاوشِ شمر و یزید
مرگ بیکس سے ہوا آغازِ بابِ زندگی

حضرت شبیر کا دیکھو تو اعجازِ نظر
سم جو قاتل ہو تو بن جاتا ہے آبِ زندگی

ولولے سب مٹ گئے دم توڑ بیٹھی ہر اُمنگ
مرگ اکبر بن گئی مرگِ شبابِ زندگی

طے کیا اس شان سے ننھے مجاہد نے سفر
تھی تمنائے شہادت ہم رکابِ زندگی

کوئی پوچھے حضرت حُر سے تو دینگے یہ جواب
انقلابِ کربلا ہے انقلابِ زندگی

یہ بتاتی ہے حبیب ابن مظاہر کی حیات
پینے والے ایسے پیتے ہیں شرابِ زندگی

ہو گئی سارے جہاں کو حق و باطل کی تمیز
انقلابِ کربلا ہے انقلابِ زندگی

ذکر مظلوموں کا لے آیا زباں پر ہے ادیب
چھیڑ اے مضرابِ غم پھر سے ربابِ زندگی

*

جنت کا کربلا سے ہمیں راستہ ملا

(ادیب مکن پوری)

تاریخ میں یہ قولِ حُر با وفا ملا　　جنت کا کربلا سے ہمیں راستہ ملا
جو سرخرو رسول سے روزِ جزا ملا　　اپنی رگوں میں خون ہے اس کا گھلا ملا
پتوار جس نے بھائی کے بازو بنا دیے　　کشتی دین کو بھی عجب ناخدا ملا
شکلِ نبی حسین سے اوجھل نہ ہو سکی　　بیٹا وہ ہم شبیہِ رسولِ خدا ملا
گنجینۂ حسین کا تابندہ ہر گہر　　پرکھا جو کربلا میں گیا بے بہا ملا
جامد ہے ایسا معرکۂ کربلا کا لفظ　　جس میں نہ لاحقہ نہ کوئی سابقہ ملا
زینب ہیں وہ مفسرِ آیاتِ کربلا　　جن سے صحت کے ساتھ ہر اک واقعہ ملا
امت کو بخشوا کے خدا سے بروزِ حشر　　خیر الوریٰ سے نازشِ خیر الوریٰ ملا
ہر منزلِ حیات میں ہم کو تو اے حسین　　گذرے جدھر سے ثبت ترا نقشِ پا ملا
اپنے اچھوتے سجدے لٹاؤں گا شوق سے　　میری جبیں کو جب بھی درِ سیدہ ملا

اب اپنے دل میں کوئی تمنا نہیں ادیب
شبیر مل گئے تو ہر اک مدعا ملا

*

بنائے آیۂ تطہیر

(ادیب مکن پوری)

نبی کے خون کی تاثیر کو سلام کرو — تبسّمِ لبِ بے شیر کو سلام کرو
جو دیکھنا ہو کہ ملتی ہے کس طرح جنّت — تو حُر کی خوبیِ تقدیر کو سلام کرو
امینِ کارِ امامت ہیں اے جہاں والو! — ادب سے زینب دلگیر کو سلام کرو
وہی ادا وہی جلوے زفرق تا بہ قدم — نبی کی ہو بہو تصویر کو سلام کرو
وہ جس نے عابدِ بے پر کے پاؤں چومے تھے — اسیرو! تم اسی زنجیر کو سلام کرو
حسن بصورتِ قاسم رضا کے طالب ہیں — حسین صاحبِ تحریر کو سلام کرو
عجب نہیں کہ دُھلیں پل میں داغ عصیاں کے — بنائے آیۂ تطہیر کو سلام کرو
رگوں میں دیں کی انہیں کا لہو مچلتا ہے — نبی کے خواب کی تعبیر کو سلام کرو

یہ عمر اور یہ لاشہ جوان بیٹے کا
ادیبؔ ہمتِ شبیر کو سلام کرو

*

السلام اے راکبِ دوشِ پیمبر السلام — السلام اے معنیِ آیاتِ کوثر السلام
نیزۂ ظلم و ستم از سینۂ اکبر کشید — اے مخضب ریش تو از خونِ اصغر السلام

پرچم

(مصباحؔ مکن پوری)

تسنیم و حوض و کوثر وزم زم حسینؑ کا
رہنِ کرم ہے ساغر ہر جم حسینؑ کا

لوحِ جہاں سے مٹ گیا اے شمر تیرا نام
لہرا رہا ہے آج بھی پرچم حسینؑ کا

لوگو! تم اپنے سارے ہی غم بھول جاؤ گے
مل کر کروگے ذکر جو باہم حسینؑ کا

کرب و بلا میں غم کا سمندر اُبل پڑا
پھر بھی ہوا نہ دامن دل نم حسینؑ کا

نیزے پہ چڑھ کے دیتا ہے تکبیر کی صدا
باطل کے آگے سر نہ ہوا خم حسینؑ کا

میں کیا ہوں اور بساط ہی مصباحؔ کیا مری
کرتے ہیں احترام دو عالم حسینؑ کا

*

ایمان کو نورِ ازلی دینا تھا اسلام کو اک جان نئی دینا تھا
کس طرح کٹا دیتے نہ سر کو شبیرؑ باطل کو شکستِ ابدی دینا تھا

سلام بحضور شہدائے کربلا

(سید محضر علی محضر مکن پوری)

آئیے مل کے کریں آلِ پیمبر کو سلام — جن سے روشن ہے جہاں ان مہ و اختر کو سلام
جن کے کردار سے مظلوم کو ملتا ہے سبق — ان حسین ابن علی صبر کے پیکر کو سلام
جس نے قربانیِ قاسم کی سفارش کی تھی — ایسے جذبہ پہ نثار ایسے برادر کو سلام
پیاس پہ جس کی تڑپتی ہی رہی موجِ فرات — اُس وفادارِ عباسِ دلاور کو سلام
گوشِ دل سے تھی سنی جس نے حسینی آواز — ہم کریں کیسے نہ اُس حُر کے مقدر کو سلام
جس کی معصوم جوانی نے کیا دین کو سلام — جو جوانی میں لٹا اس علی اکبر کو سلام
ایک پل بھی نہ ملا جس کو سکون بعدِ حسین — تا ابد کیجئے اس عابدِ مضطر کو سلام
خوش ہے جو عون و محمد کو نچھاور کر کے — دو جہاں کرتے ہیں ان بچوں کی مادر کو سلام
جس کی مظلومی کی شاہد ہے زمینِ مقتل — کرتی ہے شامِ غریباں اُسی دختر کو سلام
جو مدینے میں تڑپتی رہی ہر اک کیلئے — آج کرتا ہے زمانہ اُسی بے پر کو سلام

کربلا میں جو تھے انصارِ حسینی محضر
کیوں فرشتے نہ کریں اُن کے مقدر کو سلام

*

حسن عقیدت

(ادیب کمن پوری)

ہر لمحہ ہے نور کی برکھا ایسا لگتا ہے　　قطب دو عالم آپ کا روضہ خضرا لگتا ہے
انکے غلاموں کے قدموں سے جب جا لگتا ہے　　روندی ہوئی مٹی کا ذرہ ہیرا لگتا ہے
کانوں میں رس گھولتا رہتا ہے ذکر سرکار　　زندہ ولی کا نام لبوں پر میٹھا لگتا ہے
وادیٔ سینا ارضِ مدینہ جنت کا ٹکڑا　　ان کا دیارِ پاک نہ پوچھو کیا لگتا ہے
کرنا طوافِ شمع ہی جنت ہے پروانوں کی　　ان کی گلی کے پھیرے لگانا اچھا لگتا ہے
دیکھتے ہیں جب انکا پیکر حسن عقیدت سے　　شیخ محمد لاہوری کو کعبہ لگتا ہے
جب سے نگاہِ لطف پڑی ہے قطب دو عالم کی　　ایسن تیرا قطرہ قطرہ دریا لگتا ہے
کیسے بھلا ولیوں کی عظمت سمجھیں یہ کج فہم　　دریا میں جس عکس کو دیکھو الٹا لگتا ہے
سر پر رکھ کر اُن کی چادر چشمِ عقیدت کھول　　پھر بتلا فیضان کے منکر کیسا لگتا ہے
مہر حلب کی نوری کرنیں اس کو کیا دکھلائیں　　منکر تو دل کی آنکھوں سے اندھا لگتا ہے

پوچھو نصیبہ کے لالوں سے تو وہ کہیں گے ادیب
تحفۂ ہستی ان کے لبوں کا صدقہ لگتا ہے

*

کوئے مدار

(ادیب مکن پوری)

وہ ہوائے کوئے مدار ہے کہ جہاں جہاں سے گذر گئی
تو فضائے دہر میں ہر طرف وہیں بوئے طیبہ بکھر گئی

وہ زباں کہاں جو کرے بیاں ترے مرتبے کی بلندیاں
تو چلا تو نبض جہاں چلی تو رکا اگر تو ٹھہر گئی

ترا فیض لختِ دلِ علی یہ سنا گیا ہے گلی گلی
کبھی مردہ روحوں کو جاں ملی، کبھی ڈوبی کشتی اُبھر گئی

اِسی آستانے سے راہ رکھ اِنہیں جالیوں پہ نگاہ رکھ
کبھی ان کی چشمِ کرم اُٹھی تو سمجھ حیات سنور گئی

ترے روئے پاک پہ ہیں عیاں وہ جلالِ حق کی تجلیاں
جو بزعم دید نظر اُٹھی تو نظر سے تابِ نظر گئی

ترا جلوہ رو کش طور ہے ترے در پہ نور ہی نور ہے
جو اندھیری شام بھی آ گئی تو لئے جمالِ سحر گئی

جو کہیں ادیبؔ تو کیا کہیں جو ملیں حضور کی نسبتیں
انہیں نسبتوں کے بیان سے مری داستان نکھر گئی

*

بنیادِ یقیں

(ادیب مکن پوری)

بنائے جلوہ باری مدار العالمیں رکھ دی
دیارِ ہند میں کس نے مدینے کی زمیں رکھ دی

جمالِ ذات تھا مشکوک ذہن اہل عرفاں میں
نقابِ رخ الٹ کر تم نے بنیادِ یقیں رکھ دی

جو ذوقِ سجدہ ریزی کو فنا ہوتے ہوئے دیکھا
درِ قطبِ جہاں پر میں نے گھبرا کے جبیں رکھ دی

نہ اشکِ غم ابھی آئے تھے پلکوں پر غلاموں کی
کہ بڑھ کر میرے آقا نے کرم کی آستیں رکھ دی

جہاں آیا نظر نقش قدم قطب دو عالم کا
عقیدت کی جبیں اہل بصیرت نے وہیں رکھ دی

خدا نے شکر سے وابستہ کر کے قطب عالم کو
بنایا خاک لیکن رفعت عرش بریں رکھ دی۔

ادیب آقا کے اسم پاک نے آکر مرے لب پر
کوئی ٹھنڈی سی شئے جلتے ہوئے دل کے قریں رکھ دی۔

*

منور کس قدر چہرہ مدار العالمیں کا ہے

(شہرت ادیب)

دلوں میں پیار کس درجہ مدار العالمیں کا ہے — جسے دیکھو وہی شیدا مدار العالمیں کا ہے
صدائیں گونجتی ہیں ہند میں اللہ اکبر کی — جو سچ پوچھو تو یہ صدقہ مدار العالمیں کا ہے
لبھائیں گی بھلا کیا حسن کی رعنائیاں مجھ کو — نگاہوں میں مری روضہ مدار العالمیں کا ہے
علی بصری حبیب و بایزید حضرت بدیع الدیں — بہت ہی مختصر شجرہ مدار العالمیں کا ہے
کوئی اعجاز دیکھے نور والے کی ہتھیلی کا — منور کس قدر چہرہ مدار العالمیں کا ہے
سنا سکتی ہے وہ اب بھی سماعت کا سلیقہ ہو — ہوا کو یاد ہر خطبہ مدار العالمیں کا ہے
اطاعت رحمۃ للعالمیں کی جو نہیں کرتا — وہ ہرگز ہو نہیں سکتا مدار العالمیں کا ہے
نظامی قادری چشتی سہروردی کہ ہوں نوری — سبھی کو سلسلہ پہنچا مدار العالمیں کا ہے
مدار العالمیں کے منکروں کا حشر کیا ہوگا — شفیع حشر سے رشتہ مدار العالمیں کا ہے

مرے سرکار نے شہرتؔ نہ چھوڑی سرزمیں کوئی
جہاں دیکھو وہاں چلہ مدار العالمیں کا ہے

*

فیضانِ بدیع الدین

(مصباح مکن پوری)

ہر ایک نے پایا ہے فیضانِ بدیع الدین
ہے کون نہیں جس پر احسانِ بدیع الدین

حیرت سے ولایت خود انگشت بدنداں ہے
آسان نہیں یارو عرفانِ بدیع الدین

یہ سوچ کے ہم اپنی پلکوں کو بچھاتے ہیں
جو آئے یہاں وہ ہے مہمانِ بدیع الدین

یہ میں نہیں کہتا ہوں تاریخ بتاتی ہے
ولیوں میں نہیں کوئی ہم شانِ بدیع الدین

سرکار ولایت کے دربار کا کیا کہنا
شاہوں سے بھی بہتر ہے دربانِ بدیع الدین

سنتان میں سنتوں میں ہم فرق یہی سمجھے
اک جسم بدیع الدین اک جانِ بدیع الدین

یہ عام حقیقت ہے مصباح اسے سمجھو
خاصانِ محمد ہیں خاصانِ بدیع الدین

*

ہے یہ فرمانِ قطبِ جہاں کا

(مصباح مکن پوری)

کشتیٔ زندگی ہے بھنور میں اور نظر میں کنارہ نہیں ہے
اب تمہارے کرم کے علاوہ اور کوئی بھی چارہ نہیں ہے

کس کو جا کر سنائیں ہم آخر اپنے رنج والم کا فسانہ
اک تمہارے سوا اس جہاں میں اور کوئی ہمارا نہیں ہے

ہے یہ فرمانِ قطبِ جہاں کا ٹوٹ جائے جسے ٹوٹنا ہو
جو نہیں ہے حبیبِ خدا کا تو وہ ہرگز ہمارا نہیں ہے

حق تو یہ ہے کہ ہو کوئی انساں ان کا فیضان سب پر ہے یکساں
میرے سرکار کے آستاں پر کچھ ہمارا تمہارا نہیں ہے

چھوڑ کر آپ کا آستانہ کیسے بن جاؤں رہبنِ زمانہ
میری غیرت کو اے میرے آقا یہ کبھی بھی گوارہ نہیں ہے

اپنے روضے کی ان جالیوں سے مجھ کو اک پل بھی مت دور رکھنا
جانے کب زندگی دے دے دھوکا زندگی کا سہارا نہیں ہے

گردشِ زندگی ہوش میں آ تو نے مصباح کو کیا ہے سمجھا
ان کے حامی ہیں قطبِ دو عالم یہ کوئی بے سہارا نہیں ہے

*

سلام

(سوزؔ مکن پوری)

رہبرِ عارفاں تم پہ لاکھوں سلام — اے مدارِ جہاں تم پہ لاکھوں سلام
محفلِ اولیاء میں ہو تم تاجور — کوئی تم سا جہاں میں نہ آیا نظر
سرورِ سروراں تم پہ لاکھوں سلام — اے مدارِ جہاں تم پہ لاکھوں سلام
تم ہو قطبِ جہاں تم ہو زندہ ولی — جدِ اعلیٰ تمہارے حیات النبی
زندۂ جاوداں تم پہ لاکھوں سلام — اے مدارِ جہاں تم پہ لاکھوں سلام
دلکشی تم سے باغِ رسالت میں ہے — نور و نکہت ریاضِ ولایت میں ہے
جانِ ہر گلستاں تم پہ لاکھوں سلام — اے مدارِ جہاں تم پہ لاکھوں سلام
کی حمایت غریبوں کی تم نے سدا — ہم تمہیں سے لگائے ہیں بس آسرا
مونسِ بیکساں تم پہ لاکھوں سلام — اے مدارِ جہاں تم پہ لاکھوں سلام
تم زمانے کے آقا ہو زندہ ولی — راست ہے قلبِ احمد سے وابستگی
راز کے رازداں تم پہ لاکھوں سلام — اے مدارِ جہاں تم پہ لاکھوں سلام
فیض پاتا ہے تم سے ہر اک سلسلہ — تم ہو محسن تو پھر کیوں نہ بھیجیں بھلا
اولیائے زماں تم پہ لاکھوں سلام — اے مدارِ جہاں تم لاکھوں سلام
صدرِ بزمِ ولا نورِ خیر البشر — سوز بے کس پہ بھی ہو کرم کی نظر
اے شہِ انس و جاں تم پہ لاکھوں سلام — اے مدارِ جہاں تم پہ لاکھوں سلام

ہماری مطبوعات

مدارِ اعظم
فرید احمد نقش بندی

تاریخِ مدار
سید محضر مکن پوری

شاہ مدار
ابوالحماد محمد اسرافیل

فیضان مدار العالمین
ابوالحماد محمد اسرافیل

سلسلۂ مداریہ (قسط اول)
ابوالحماد محمد اسرافیل

جمالِ قطب المدار
ابوالحماد محمد اسرافیل

کراماتِ مدار
ابوالحماد محمد اسرافیل

ان کے علاوہ اور ہر قسم کی دینی و درسی کتابیں
ہمارے یہاں دستیاب ہیں۔

ملنے کا پتہ

مدار بک ڈپو

آستانہ زندہ مدار شاہ مدار مکن پور شریف

نکہتِ مدار

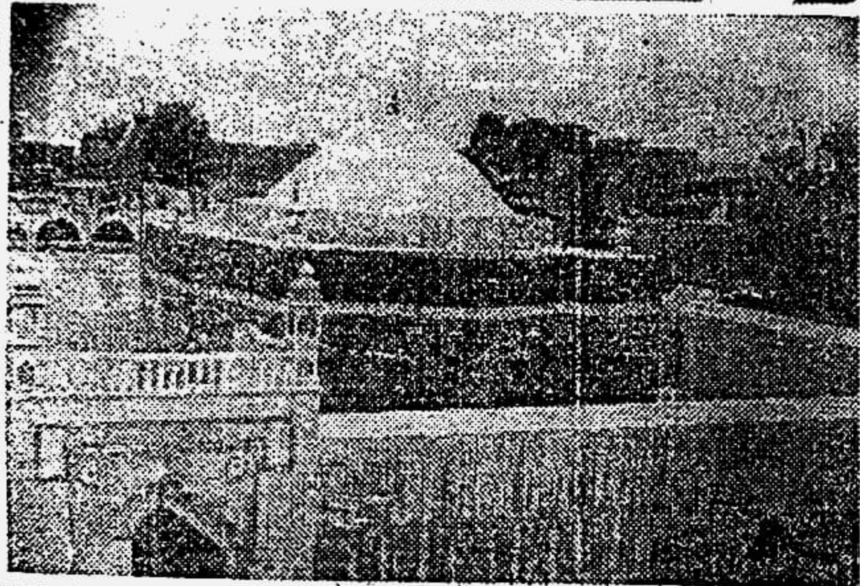

ترتیب
ابوالحماد محمد اسرافیل حبیبی

ناشر و پیش کش
مدار بک ڈپو

10/-

آستانہ زندہ شاہ مدار مکن پور شریف کانپور (یوپی) انڈیا